از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 1، اگست 2000

گڈ نیز بھاوانی شنکر

بنام

فیلیر وایڈورڈو مارٹنہو

[ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس، آر سی لاہوٹی اور کے جی بالا کرشنن، جسٹس صاحبان]

انتخابی قانون:

عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951:

دفعہ 82 (b)-الیکشن-الیکشن پٹیشن-بدعنوانی کا عمل-کی کمیشن -پارٹی- جواب دہندہ -کی شمولیت -ایک امیدوار نے اپنی امیدواریت واپس لینے کے بعد مبینہ طور پر بدعنوانی کے عمل کا ارتکاب کیا-لیکن اسے پارٹی- جواب دہندہ کے طور پر شامل نہیں کیا گیا-جوازیت-حکم ہوا کہ، اگرچہ کوئی شخص اپنی امیدواریت واپس لینے کے بعد بدعنوانی کے عمل کا ارتکاب کرتا ہے پھر بھی اسے پارٹی-جواب دہندہ کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے-بصورت دیگر انتخابی پٹیشن ناکام ہو جائے گی۔

دفعہ 123 (1)(B)-بدعنوان کا عمل-معنی-انتخابی درخواست میں کہا گیا ہے کہ ایک امیدوار واپس آنے والے امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالنے کے مقصد یا انعام کے طور پر تسکین حاصل کرنے پر راضی ہو جاتا ہے-مانا جاتا ہے کہ یہ دعوے بدعنوان عمل کے الزام کے مترادف ہیں۔

الفاظ اور جملے:

"بدعنوان کا عمل"-کا مطلب عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 123(1)(B) کے تناظر میں ہے۔

راجیہ سبھا انتخابات کے لیے تین امیدوار تھے جن میں اپیل کنندہ اور مدعا علیہ شامل تھے۔تینوں امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے، جنہیں قبول کر لیا گیا۔تاہم، تیسرا امیدوار اپنا کاغذات نامزدگی قبول کرنے کے بعد مقابلے سے دستبردار ہو گیا۔اس کے بعد ہونے والے مقابلے میں مدعا علیہ کا انتخاب کیا گیا۔

اپیل کنندہ نے ایک انتخابی پٹیشن دائر کی، جس میں مدعاعلیہ کے انتخاب کو چیلنج کیا گیا، بنیادی طور پر بدعنوان طریقوں کی بنیاد پر۔ انتخابی پٹیشن میں صرف مدعاعلیہ کو پارٹی کے مدعاعلیہ کے طور پر پیش کیا گیا تھا، جس میں یہ کہا گیا تھا کہ تیسرا امیدوار، اپنی امیدواری واپس لینے کے بعد، مدعاعلیہ کے حق میں ووٹ دینے کے مقصد یا انعام کے طور پر تسکین حاصل کرنے پر راضی ہو گیا تھا۔

عدالت عالیہ نے عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 82(b) کے تحت انتخابی عرضی کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ تیسرا امیدوار، جس کے خلاف بدعنوانیوں کے الزامات لگائے گئے تھے، مدعاعلیہ کے طور پر شامل نہیں ہوا تھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ تیسرا امیدوار مقابلے سے دستبردار ہو گیا ہے، اس لیے اسے 'امیدوار' کے طور پر نہیں مانا جا سکتا، جسے لازمی طور پر ایکٹ کی دفعہ 82(b) کے تحت پارٹی کے مدعاعلیہ کے طور پر شامل کرنے کی ضرورت تھی اور اگر بدعنوان عمل صرف ایک ووٹر کے طور پر اس کے ذریعے انجام دیا گیا تھا، تو اسے انتخابی درخواست میں پارٹی کے مدعاعلیہ کے طور پر شامل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

حکم ہوا کہ: 1. انتخابی پٹیشن میں تیسرے امیدوار کے خلاف الزامات ہوتے ہیں کہ وہ مدعاعلیہ کے حق میں ووٹ دینے کے مقصد یا انعام کے طور پر تسکین حاصل کرنے پر راضی ہو گیا۔ یہ بیانات عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 123(1)(B) کے معنی میں تیسرے امیدوار کی طرف سے بدعنوان عمل کے الزامات کے مترادف ہوں گے۔ [81 F]

1.2. الیکشن پٹیشن میں جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ تیسرے امیدوار کے خلاف بدعنوان عمل کے الزامات ہیں۔ چونکہ تیسرا امیدوار ایک نامزد امیدوار تھا، اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 82(b) کے تحت پارٹی کے جواب دہندہ کے طور پر شامل کرنا ضروری تھا، اس حقیقت سے قطع نظر کہ اس نے انتخاب کی اصل تاریخ سے پہلے ہی اپنی امیدواری واپس لے لی تھی اور مبینہ طور پر انتخابات سے دستبرداری کے بعد بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا تھا۔
[83 E]

2.2. ایک امیدوار جسے باضابطہ طور پر نامزد کیا جاتا ہے، اس کی واپسی کے باوجود دفعہ 82(b) کے مقاصد کے لیے امیدوار رہتا ہے اور، اگر اس کے خلاف بدعنوان عمل کے الزامات لگائے جاتے ہیں، تو اسے انتخابی پٹیشن میں فریق کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے یا انتخابی پٹیشن کو ناکام ہونا چاہیے۔ [83 C]

ہر سوروپ بنام برج بھوشن سرن، [1967] 1 ایس سی آر 342؛ رام پرتاپ چندیل بنام چودھری لجارام، [1998] 8 ایس سی سی 564 اور موہن راج بنام سریندر کمار تاپاریا و دیگراں، [1969] 1 ایس سی آر 630، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3224، سال 2000۔

ای پی نمبر 2، سال 1999 میں بمبئی عدالتِ عالیہ کے 03.03.2000 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم این کرشمانی، کے وی وشوناتھن اور شیو ساگر تیواری۔

ایف ایس نریمن، ایس گنیش، کے جے جان، مسز میوری نیر میسرز کے جے جان اینڈ کمپنی کے لیے مدعا علیہ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ سنایا گیا:

کیا عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 82(b) کی توضیعات ایک ایسے امیدوار کی طرف راغب ہوں گی جو مبینہ طور پر بدعنوان عمل کا ارتکاب کرتا ہے، بطور ووٹر اپنی امیدواریت واپس لینے کے بعد، کیا اس اپیل میں ہمارے غور و فکر کی ضرورت ہے؟

اپیل کنندہ سال 1999 میں گوا سے ایک نشست کے لیے راجیہ سبھا انتخابات کا امیدوار تھا۔ میدان میں تین امیدوار تھے۔ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ کے علاوہ ایک اور امیدوار لوئس الیکس کارڈوزو بھی تھے۔ تینوں امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی جمع کروائے تھے، جنہیں قبول کر لیا گیا۔ اپنے کاغذات نامزدگی کی قبولیت کے بعد، لوئس الیکس کارڈوزو 17 جولائی 1999 کو مقابلے سے دستبردار ہو گئے۔ اس کے بعد منعقدہ مقابلے میں مدعا علیہ کو منتخب قرار دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے ایک انتخابی پٹیشن دائر کی، جس میں مدعا علیہ کے انتخاب کو چیلنج کیا گیا، بنیادی طور پر بدعنوان طریقوں کی بنیاد پر۔ انتخابی پٹیشن میں صرف مدعا علیہ کو پارٹی کے مدعا علیہ کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ نوٹس کی خدمت کے بعد، مدعا علیہ نے عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ 86 کے تحت درخواست دائر کر کے ابتدائی اعتراض اٹھایا۔ یہ واضح کیا گیا کہ انتخابی درخواست ایکٹ کی دفعہ 82 کے تقاضوں کی عدم تعمیل کی وجہ سے مسترد ہونے کے قابل تھی۔ ابتدائی اعتراض کو برقرار رکھا گیا اور انتخابی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 82(b) فراہم کرتی ہے:

"82- درخواست گزار اپنی درخواست میں جواب دہندگان کے طور پر شامل ہو گا-

(a)______

(b) کوئی دوسرا امیدوار جس کے خلاف درخواست میں کسی بدعنوان عمل کے الزامات لگائے گئے ہیں۔

دفعہ 86، جو انتخابی درخواستوں کی سماعت سے متعلق ہے، ذیلی شق (1) میں درج ذیل فراہم کرتی ہے:

"86(1) عدالت عالیہ ایک انتخابی عرضی کو خارج کر دے گی جو دفعہ 81 یا دفعہ 82 یا دفعہ 117 کی توضیعات کی تعمیل نہیں کرتی ہے۔

وضاحت۔اس ذیلی دفعہ کے تحت انتخابی درخواست کو مسترد کرنے والے عدالت عالیہ کے حکم کو دفعہ 98 کی شق (a) کے تحت دیا گیا حکم سمجھا جائے گا۔"

فوری معاملے میں، لوئس الیکس کارڈوزو نے 17 جولائی 1999 کو اپنی نامزدگی واپس لے لی۔انتخابات 26 جولائی 1999 کو ہوئے۔انتخابی پٹیشن میں مدعاعلیہ کے خلاف مختلف دیگر الزامات کے علاوہ صرف پیراگراف 30-D (ii) اور 30-G میں موجود دو الزامات ہماری بحث کے مقاصد کے لیے متعلقہ ہیں۔وہ پیراگراف اس طرح پڑھتے ہیں:

"30-D۔ مدعاعلیہ اور اس کے ایجنٹوں کی طرف سے کی جانے والی بدعنوان مشق مندرجہ ذیل ہے:

(i) _ _ _ _ _ _

(ii) کانگریس پارٹی کے 8 منحرف ارکان اسمبلی میں سے کچھ کو کابینہ میں جگہ دینے اور ان میں سے باقی کو دیگر اہم سرکاری عہدوں پر تقرری اور ایک آزاد رکن قانون ساز اسمبلی میں تقرری کا وعدہ کیا گیا ہے، جن میں جناب سبھاش شیروڈکر، جناب سومناتھ زوارکر، جناب سنجے بانڈیکر، محترمہ وکٹوریہ فرنانڈیز، جناب لوئس ایلکس کارڈوزو شامل ہیں۔ جناب جوز فلپ ڈی سوزا، جناب مووینو گوڈینہو، جناب بابو ازگاؤنکر اور جناب اسیدورو لوئس فرنانڈیز (آزاد)۔

G- مذکورہ 8 ناراض کانگریس ارکان قانون ساز اسمبلی اور ایک آزاد رکن قانون ساز اسمبلی نے مذکورہ تسکین حاصل کرنے پر اتفاق کرتے ہوئے مذکورہ انتخابات میں مدعاعلیہ کے حق میں ووٹ دیا۔"

مختصر طور پر ان دو پیرا گراف میں موجود الزامات کا تعلق اس بات سے ہے کہ اپنی امیدواریت واپس لینے کے بعد کارڈوزو نے مدعا علیہ کو ووٹ دینے کے مقصد یا انعام کے طور پر کچھ دیگر ایم ایل اے کے ساتھ تسکین حاصل کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے محرک یا انعام کے طور پر تسکین حاصل کرنے کی قبولیت یا قرارداد ایک بدعنوان عمل ہے جس سے ایکٹ کی دفعہ 123-(1)(B) میں نمٹا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے:

"123 بدعنوان طرز عمل:

اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے درج ذیل کو بدعنوان عمل سمجھا جائے گا:-

(1)"رشوت"، یعنی-

(A)________

(B) کسی تسکین کی وصولی یا وصول کرنے کا قرارداد، چاہے وہ مقصد کے طور پر ہو یا انعام کے طور پر۔

(a) کسی شخص کی طرف سے کھڑے ہونے یا نہ کھڑے ہونے کے لیے، بطور امیدوار، یا دستبردار ہونے یا نہ ہونے کے لیے؛ یا

(b) کسی بھی شخص کے ذریعے جو اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے ووٹ دینے یا ووٹ دینے سے باز رہنے یا کسی ووٹر کو ووٹ ڈالنے کے لیے آمادہ کرنے یا ووٹ دینے سے باز رہنے کی کوشش کر رہا ہو، یا کسی امیدوار کے ذریعے اپنی امیدواریت واپس لینے یا نہ لینے کے لیے۔

وضاحت اس شق کے مقاصد کے لیے "تسکین" کی اصطلاح پیسوں میں متوقع مالی تسکین یا تسکین تک محدود نہیں ہے اور اس میں ہر قسم کی تفریح اور انعام کے لیے ہر قسم کا روزگار شامل ہے لیکن اس میں کسی انتخاب پر یا اس کے مقصد کے لیے کیے گئے کسی بھی حقیقی اخراجات کی ادائیگی شامل نہیں ہے اور جو دفعہ 78 میں مذکور انتخابی اخراجات کے کھاتے میں باضابطہ طور پر درج کیے گئے ہیں۔

مذکورہ بالا شق کو سادہ طور پر پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ کسی بھی شخص کی طرف سے، جس نے اپنی یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے ووٹ ڈالنے یا ووٹ دینے سے گریز کیا ہو، یا کسی ووٹر کو ووٹ ڈالنے یا ووٹ دینے سے گریز کرنے کی ترغیب دی ہو یا اس پر آمادہ کرنے کی کوشش کی ہو، یا کسی امیدوار کی طرف سے اپنی امیدواری واپس لینے یا نہ لینے

کے محرک یاانعام کے طور پر کسی تسکین کی وصولی یا وصول کرنے کا قرارداد ایک بدعنوان پارٹیس کے کمیشن کے مترادف ہوگا۔انتخابی پٹیشن(سپرا)کے پیراگراف 30-(ii) D اور 30-G میں دیکھے گئے دعووں میں کارڈوزو کے خلاف الزامات شامل ہیں کہ وہ مدعاعلیہ کے حق میں ووٹ دینے کے مقصد یاانعام کے طور پر تسکین حاصل کرنے پر راضی ہوا۔یہ بیانات ایکٹ کی دفعہ 123(1)(B) کے معنی میں کارڈوزو کے ذریعے بدعنوان طرز عمل کے الزامات کے مترادف ہوں گے۔

تاہم،اپیل کنندہ کی طرف سے پیش فاضل سینئر وکیل، مسٹر کرشامانی کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ کارڈوزو مقابلے سے دستبردار ہو گئے تھے،اس لیے انہیں ایک ایسے امیدوار کے طور پر نہیں مانا جاسکتا تھا جسے لازمی طور پر ایکٹ کی دفعہ 82(b) کے تحت پارٹی کے مدعاعلیہ کے طور پر شامل کیا جانا ضروری تھااور اگر بدعنوان عمل صرف ایک ووٹر کے طور پر ان کے ذریعے انجام دیا گیا تھا، تو انہیں انتخابی درخواست میں پارٹی کے مدعاعلیہ کے طور پر شامل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔یہ دلیل ہمیں اپیل نہیں کرتی ہے۔ایکٹ کے دفعہ 79(b) میں 'امیدوار' کی تعریف ایک ایسے شخص سے کی گئی ہے جو کسی بھی انتخاب میں امیدوار کے طور پر باضابطہ طور پر نامزد ہوا ہو یا ہونے کا دعوی کرتا ہو۔اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ کارڈوزو کو زیر بحث انتخابات میں باضابطہ طور پر امیدوار کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔اسی طرح کی دلیل جیسا کہ مسٹر کرشمانی نے ہرسوروپ ودیگر بنام برج بھوشن سرن ودیگراں،[1967] 1 ایس سی آر 342 میں غور کے لیے پیش کی تھی۔

جسٹس وانچو نے تین ججوں کی بنچ کی طرف سے بات کرتے ہوئے رائے دی:-

> "لیکن دلیل یہ ہے کہ چونکہ مبینہ بدعنوان عمل ان کی واپسی کی تاریخ کے بعد انجام دیا گیا تھااس لیے وہ دفعہ 82(b) کے معنی میں امیدوار نہیں ہوں گے۔ہماری رائے ہے کہ اگر انخلا کا اثر یہ کہا جاتا ہے کہ نامزد شخص کو اس کے انخلا کے بعد ہی امیدوار نہیں سمجھا جاسکتا، تو انخلا کی تاریخ تقسیم نہیں ہو سکتی کہ اسے کس وقت تک امیدوار کے طور پر مانا جاسکتا ہے اور اس وقت کے بعد اسے امیدوار کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔اگر انتخابات کی پاکیزگی کو برقرار رکھنا ہے تو ایک شخص جو ایکٹ کی دفعہ 79(b) میں بیان کردہ امیدوار ہے وہ الیکشن ختم ہونے تک دستبردار ہونے کے بعد بھی امیدوار رہے گا،اور اگر وہ اپنے انخلا سے پہلے یا بعد میں کوئی بدعنوان عمل کرتا ہے تو وہ ایکٹ کی دفعہ 82(b) کے تحت ایک ضروری فریق ہوگا۔
>
> [ہمارے پر زور دیں]

رام پرتاپ چندیل بنام چودھری لجارام و دیگراں، [1998] 8 ایس سی سی 564 میں، عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 82 کے تقاضوں پر غور کیا گیا اور بنچ نے رائے دی کہ ایک امیدوار جس کے خلاف انتخابی پٹیشن میں بدعنوان عمل کا الزام لگایا گیا تھا، اس حقیقت سے قطع نظر کہ اس نے اپنی امیدواری واپس لے لی تھی اور اس طرح الیکشن نہیں لڑا تھا اور اس نے اپنی واپسی کے بعد بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا تھا۔

رام پرتاپ چندیل کے مقدمے میں بنچ نے موہن راج بنام سریندر کمار تاپریا و دیگراں، [1969] 1 ایس سی آر 630 کے فیصلے پر غور کیا جس کی مدد کے لیے ہمارے سامنے مسٹر کرشنامانی نے دباؤ ڈالا ہے اور اسے درج ذیل الفاظ میں ممتاز کیا ہے:-

"آخر میں، یہ پیش کیا جاتا ہے کہ پیریوال پر الزام ان کے کردار میں ایک انتخابی ایجنٹ کے طور پر لگایا جا رہا تھا نہ کہ ایک امیدوار کے طور پر۔ یہ پیشکش ترمیم کی درخواست کے خلاف ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ انتخابی ایجنٹ نہیں تھے اور اس لیے انہیں واقعی ایک فرد کی حیثیت سے ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا اور چونکہ وہ باضابطہ طور پر نامزد امیدوار تھے اس لیے انہیں شامل ہونا پڑا۔ یہ دلیل واقعی آخری ترمیم کی درخواست سے متصادم ہے اور اس پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

انہوں نے پیش کیا کہ ایک ایسے شخص کے خلاف بدعنوانی کا عمل کے الزامات، جس نے، اگرچہ وہ ایک امیدوار تھا، کسی دوسرے امیدوار کے انتخابی ایجنٹ کی حیثیت سے اپنی صلاحیت سے دستبردار ہو گیا تھا، اس کے لیے اسے شامل کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور اس سوال کو مذکورہ فیصلے میں کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔ اتفاق کرنا مشکل ہے۔ تضاد کی وجہ سے اس دلیل پر غور نہیں کیا گیا۔ لیکن جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے اس سے یہ واضح ہے کہ ایک امیدوار جسے باضابطہ طور پر نامزد کیا گیا ہے، اس کی واپسی کے باوجود دفعہ 82(b) کے مقاصد کے لیے امیدوار ہی رہتا ہے اور اگر اس کے خلاف بدعنوانیوں کے الزامات لگائے جاتے ہیں تو اسے انتخابی پٹیشن میں فریق کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے ورنہ انتخابی پٹیشن ناکام ہونی چاہیے۔

[ہمارے پر زور دیں]

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ہم قانون کی وضاحت سے مکمل قرار داد ہیں۔

ہماری رائے میں انتخابی پٹیشن میں جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ کچھ دیگر کے علاوہ کارڈوزو کے خلاف بدعنوان عمل کے الزامات ہیں۔ چونکہ کارڈوزو ایک نامزد امیدوار تھا، اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 82(b) کے تحت پارٹی کے جواب دہندہ کے طور پر شامل کرنا ضروری تھا، اس حقیقت سے قطع نظر کہ انتخابات کی اصل تاریخ سے پہلے اس نے

اپنی امیدواری واپس لے لی تھی اور انتخابات سے دستبرداری کے بعد اس نے ناجائز طور پر بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا تھا۔اس طرح فیصلے کے ابتدائی حصے میں پوچھے گئے سوال کا جواب مثبت ہے۔

عدالت عالیہ کے فاضل سنگل جج نے ایکٹ کی دفعہ 82(b) کی توضیعات کی عدم تعمیل پر انتخابی درخواست کو مسترد کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی۔ اپیل کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔یہ ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔فریقین اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document